توبہ کا سفر

(صحابی رسول (ﷺ) سے ملاقات کے بعد ایک خارجی کی توبہ کا قصہ)

ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ ... أَمَّا بَعْدُ:

توبہ کی تعریف:

گناہ پر اللہ تعالی کے سامنے ندامت کا اظہار کرنا اور آئندہ اس کو نہ کرنے کا عزم کرنا۔

توبہ اور استغفار میں فرق:

دونوں میں عموم اور خصوص کا معنی پایا جاتا ہے۔ استغفار کا معنی گناہوں پر ستر پوشی اور پردہ ڈالنا، اور یہ ماضی میں ہونے والے گناہوں سے کیا جاتا ہے جبکہ توبہ حال میں ہونے والے گناہوں سے کی جاتی ہے۔

توبہ کا حکم:

ہر انسان پر توبہ کرنا فرض ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا

اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو۔

(التحریم: 08)

ashabulhadith.com/main/connect

توبہ کی شرطیں: توبہ کی پانچ شرطیں ہیں:

1: اللہ تعالی کی بارگاہ میں ندامت کا اظہار کرنا۔

2: جس گناہ سے توبہ کر رہے ہیں اسے فوراترک کر دینا۔

3: آئندہ اس گناہ کو نہ کرنے کا عزم کرنا۔

4: اگر اس گناہ کا تعلق حقوق العباد سے ہے تو اس کا حق اس کو واپس کر دینا۔

5: توبہ کو اپنے وقت میں کرنا۔

نوٹ: توبہ کے دو وقت ہیں۔

1: موت سے پہلے توبہ کرنا۔ارشاد باری تعالی ہے:

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ

ان کی توبہ نہیں جو برائیاں کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آجائے تو کہہ دے کہ میں نے اب توبہ کی

(النساء: 18)

اور اللہ کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ

بے شک اللہ تعالی اس وقت تک بندے کی توبہ قبول فرماتا رہتا ہے جب تک نزع کا عالم طاری نہ ہو۔

(ابن ماجہ: 4253 | علامہ البانی نے حسن کہا ہے)

ashabulhadith.com/main/connect

ashabulhadith.com

2: سورج کا مغرب سے نکلنے سے پہلے توبہ کرنا، اللہ کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا:

مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا ؛ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ

جس نے سورج کے مغرب سے طلوع سے پہلے پہلے توبہ کرلی تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلیں گے۔ (مسلم: 2043)

توبہ کی فضیلت:

1: جو شخص اللہ تعالی سے توبہ کرتا ہے اللہ تعالی اس کے گناہ بخش دیتا ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ

اور بیشک میں بہت بخشنے والا ہوں اس کے لیے جو توبہ کرے، ایمان لائے اور نیک عمل کرے، پھر ہدایت پر رہے (طہ: 82)

2: توبہ سے دنیا اور آخرت کی کامیابی جڑی ہوئی ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

اور (مومنو!) سب اللہ کے آگے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ

(النور: 31)

ashabulhadith.com/main/connect

3: جو شخص اللہ تعالی سے سچے دل سے توبہ کرتا ہے، ایمان پر قائم رہتا ہے اور نیک اعمال کرتا ہے، اللہ تعالی اس کے برے اعمال کو نیکیوں میں تبدیل کر دے گا، ارشاد باری تعالی ہے:

إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا

سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالی نیکیوں سے بدل دیتا ہے اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔ (الفرقان: 70)

توبہ کے سفر کا قصہ:

ابو عاصم، یعنی محمد بن ابی ایوب نے کہا: مجھے یزید الفقیر نے حدیث سنائی، انہوں نے کہا: کہ خارجیوں کے نظریات میں سے ایک بات میرے دل میں گھر کر گئی تھی (یعنی کبیرہ گناہ کرنے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا)۔ ہم ایک جماعت میں نکلے جس کی اچھی خاصی تعداد تھی۔ ہمارا ارادہ تھا کہ حج کریں اور پھر لوگوں کے خلاف خروج کریں (جنگ کریں) ہم مدینہ سے گزرے تو ہم نے دیکھا کہ سیدنا جابر بن عبد اللہ (رضی اللہ عنہما) (ایک ستون کے پاس بیٹھے) لوگوں کو رسول اللہ (ﷺ) کی احادیث سنا رہے ہیں، انہوں نے اچانک جہنمیوں (جہنم سے نکل کر جنت میں پہنچنے والے لوگوں) کا تذکرہ کیا تو میں نے ان سے پوچھا: اے رسول اللہ (ﷺ) کے ساتھی! یہ آپ کیا بیان کر رہے ہیں؟ حالانکہ اللہ فرماتا ہے: ”بے شک جس کو تو نے آگ میں داخل کر دیا اس کو رسوا کر دیا۔“

اور: ”وہ جب بھی اس سے نکلنے کا ارادہ کریں گے، اسی میں لوٹا دیے جائیں گے۔“ تو یہ کیا بات ہے جو آپ کہہ رہے ہیں؟ (یزید نے) کہا: انہوں نے (جواب میں) کہا: کیا تم قرآن پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کی: ہاں! انہوں نے کہا: کیا تم نے محمد (ﷺ) کے مقام کے بارے میں سنا ہے، یعنی وہ مقام جس پر قیامت کے دن آپ کو مبعوث کیا جائے گا؟ میں نے کہا: ہاں! انہوں نے کہا: بے شک وہ محمد (ﷺ) کا مقام محمود ہے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جنہیں (جہنم سے) نکالنا ہو گا نکالے گا، پھر انہوں نے (جہنم پر) پل رکھے جانے اور اس پر سے لوگوں کے گزرنے کا منظر بیان کیا۔ (یزید نے) کہا: مجھے ڈر ہے کہ میں اس کو پوری طرح یاد نہیں رکھ سکا ہوں۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے بتایا: کچھ لوگ جہنم میں چلے جانے کے بعد اس سے نکلیں گے، یعنی انہوں نے کہا: وہ اس طرح نکلیں گے جیسے وہ ”تلوں“ (کے پودوں) کی لکڑیاں ہوں، وہ جنت کی نہروں میں سے ایک نہر میں داخل ہوں گے اور اس میں نہائیں گے، پھر اس میں سے (کورے) کاغذوں کی طرح (ہو کر) نکلیں گے، پھر (یہ حدیث سن کر) ہم واپس آئے اور ہم نے کہا: تم پر افسوس! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ بوڑھا (صحابی سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) رسول اللہ (ﷺ) پر جھوٹ باندھ رہا ہے؟ اور ہم نے (سابقہ رائے سے) رجوع کر لیا۔ اللہ کی قسم! ہم میں سے ایک آدمی کے سوا کسی نے خروج نہ کیا، یا جس طرح (کے الفاظ میں) ابو نعیم نے کہا۔ (مسلم: 191)

ashabulhadith.com/main/connect

توبہ کے سفر کے قصہ سے بعض اہم پیغام:

1: دلوں پر بدعت اور شکوک وشبہات کا گہرا اثر۔

2: دلوں کو فاسد اور ناکارہ کرنے کے لیے اہل بدعت کی ایک ہی رائے (غلط فہمی) کافی ہوتی ہے۔

3: خوارج اہل بدعت میں سے ہیں۔

4: اہل بدعت ہمیشہ بدعت پر جمع ہوتے ہیں اور اس کی نشر واشاعت میں جدوجہد کرتے ہیں۔

5: اہل بدعت اپنی بدعت کی طرف دعوت اور تبلیغ کے لیے خاص موقعوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔

6: اہل سنت کو ایسے خاص موقعوں میں توحید و سنت، صحیح عقیدہ کی طرف دعوت و تبلیغ کا اہتمام کرنا چاہے۔

7: علم، اہل علم اور مجالس علم کی اہمیت اور فضیلت کا ثبوت، اور بدعت سے توبہ کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

8: علماء کے علم سے ادب واحترام اور حسن ظن کے ساتھ فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

9: دین اسلام میں سنت کا عظیم مقام ہے جس کی قدر صرف اہل سنت ہی جانتے ہیں۔

10: صحابہ کرام اور سلف صالحین کی فضیلت اور ان کے منہج کی اتباع کی اہمیت۔

11: خوارج اور اہل بدعت حق کی طرف لوٹ سکتے ہیں اگر اپنے دلوں سے تعصب کو نکال دیں۔

ashabulhadith.com/main/connect
ashabulhadith.com

12: صحابہ کرام، سلف صالحین اور علماء اہل سنت حج کے موقع پر صرف حج کے مسائل ہی نہیں بلکہ ایمان اور عقیدہ کے مسائل بھی بیان کرتے ہیں۔

13: کبیرہ گناہ کرنے والے مسلمان کافر نہیں۔

14: اہل بدعت اور خاص طور پر خوارج کے منہج کا خطرہ ہر زمانے میں موجود ہے۔

15: اہل بدعت اور خاص طور پر خوارج اللہ تعالی کی حرمتوں کا احترام نہیں کرتے۔

خوارج کون ہیں؟

امام محمد بن حسین آجری (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں:

علماء کا اختلاف کل اور آج ہر گز نہیں ہے کہ خوارج برے لوگ ہیں اللہ تعالی اور اللہ کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نافرمان ہیں اگرچہ وہ نمازیں پڑھیں اور روزے رکھیں اور بدعت میں جدوجہد کرتے رہیں۔ ان کو ان سب چیزوں سے کوئی فائدہ نہ ہو گا، اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو ظاہر کرتے ہیں، کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو قرآن مجید کی تاویل اپنی خواہشات نفس کے مطابق کرتے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ اللہ تعالی نے ان سے خبردار کیا، اللہ کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے، ان کے بعد آنے والے خلفاء راشدین نے، صحابہ اور جو ان کی اتباع احسان کے ساتھ کرتے ہیں (سب نے) ان سے خبردار کیا۔ کہ شراۃ (خوارج کا ایک فرقہ) اور تمام خوارج جو ان کے مذہب پر ہیں جو پہلے اور بعد میں (ہمیشہ) اس مذہب کے وارث ہیں سارے نجس اور ناپاک ہیں اور حکمرانوں کے خلاف بغاوت کرتے ہیں اور مسلمانوں کا قتل عام کرتے ہیں... (کتاب الشریعۃ: صفحہ 27)

ashabulhadith.com/main/connect
اصحاب الحدیث
ashabulhadith.com
Play Store
Study Circle

خوارج کا منہج کیا ہے؟

1: دین میں غلو (حد سے تجاوز) کرنا۔

2: اپنی خواہشات کی بنیاد پر قرآن اور حدیث کو سمجھنا (سزا اور عذاب کی آیات کو جزا اور ثواب کی آیات پر مقدم کرنا)

3: اپنی خواہشات کے مخالف آیات کی تاویل کرنا اور احادیث کا انکار کرنا۔

4: مسلمان حکمرانوں کے خلاف بغاوت کرنا اور فساد برپا کرنا۔

5: مسلمانوں پر کبیرہ گناہوں کی وجہ سے کفر کے فتوے لگانا۔

6: مسلمانوں کا قتل عام کرنا۔

7: علماء حق پر تہمتیں لگانا اور لوگوں کو ان سے دور کرنا۔

لمحہ فکریہ:

ہم سب کو چاہیے کہ مرنے سے پہلے کبیرہ گناہوں سے (سود، زنا، شراب، چوری، غیبت، قتل، ظلم...) اور بدعات سے (وحدت الوجود، اسماء و صفات کا انکار، جبر اور ارجاء کا باطل عقیدہ، جشن میلاد، شب معراج، شب برات...) توبہ کریں۔

ویڈیو درس سننے کے لیے کوڈ کو سکین کریں یا کلک کریں

SCAN ME